ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-05

ماخذ تحقیقی مجلہ

OPEN ACCESS

CC BY NC

محمد عارف پٹھان

ایسوسئیٹ پروفیسر، گورنمنٹ ڈگری کالج، جیکب آباد

ڈاکٹر شذرہ حسین

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہءِ اردو سندھ یونیورسٹی، جامشورو

مرزا قلیچ بیگ: اُردُو اَرکانِ خمسہ کا نمائندہ

(اُردُو زبان میں لکھی گئی سندھی ادبی تواریخ کی روشنی میں)

Muhammad Arif Pathan*
Associate Professor, Government Degree College, Jocababad.
Dr. Shazra Hussain
Assistant Professor, Urdu Department, University of Sindh, Jamshoro

***Corresponding Author:** arif3337339395@gmail.com
shazra.shar@usindh.edu.pk

Mirza QaleechBaig: Representative of five famous writer of Urdu (In the light of Sindhi literature history books in Urdu)

ABSTRACT
The title of this research article is 'Mirza QaleechBaig: Urdu Arkan-e-Khamsa ka Numayndah' (Urdu Zuban me Likhigayee Sindhi Adabi Tawareekh ki Roshani me) which has been represented the Mirza QaleechBaig's Literary services like as Urdu Arkan-e-Khamsa and also considered with the opinion of history writers of Sindhi literature in urdu& Sindhi languages. This article will be helpful to understand the history books of Sindhi Literature and as well as familiar to the regional literary efforts of the Mirza QaleechBaig in Urdu language.

Key Words: *Mirza QalichBaig, Modern Sindhi Literature, Drama, Novel, Urdu, History Writing.*

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-05

اُردُوارکانِ خمسہ (سر سیّد، حالیؔ، شبلی، ڈپٹی نذیر اور محمد حسین آزاد) کے اوصاف سے کسی قدر ادبی مشابہ شخصیات میں جدید سندھی ادب سے وابستہ کثیر الجہات ایک شخصیت معروف ادیب، شاعر، محقق اور مؤرخ مرزا قلیچ بیگ (۱۸۵۳ء-۱۹۲۹ء) کی بھی ہے۔ نیز اُردُوارکانِ خمسہ ہی کی طرح ان کا شمار بھی جدید ادب کے معمارِ اوّلیں میں کیا جاتا ہے۔ مولانا محمد حسین آزادؔ، مولانا الطاف حسین حالیؔ علامہ شبلی نعمانی اور ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کی طرح برطانوی حکومت نے ان کی گراں قدر علمی و ادبی خدمات کے پیشِ نظر انھیں بھی 'شمس العلما' کا خطاب دیا۔ جب کہ مرزا قلیچ بیگ کی تصنیفات و تالیفات کی مجموعی تعداد بھی اُردُوارکانِ خمسہ سے کہیں زیادہ ہے۔ مزید برآں مرزا قلیچ بیگ کی ان علمی و ادبی کاوشوں کی وجہ سے اکثر محققین و مؤرخین نے انھیں فرداً فرداً اُردُوارکانِ خمسہ (سر سیّد، حالیؔ، شبلی، ڈپٹی نذیر اور محمد حسین آزاد) کا نمائندہ بھی قرار دیا ہے۔ سندھی ناول 'زینت' مطبوعہ ۱۸۹۰ء کو اردو زبان میں ڈرامہ کی صورت میں پی۔ ٹی۔ وی نے بھی نشر کیا۔ جسے پورے پاکستان میں پزیرائی ملی۔ جس میں عورت کی جدوجہد فروغِ تعلیمی شعور کے سلسلہ میں عظیم کردار کی بھرپور عکاسی کی گئی ہے۔ اسی لیے عصرِ حاضر اس بات کا متقاضی ہے کہ مرزا قلیچ بیگ جیسے مشاہیر ادب کے علمی و ادبی کارناموں کو قومی اور بین الاقوامی سطح پر متعارف کرایا جائے۔ تاکہ وہ ان جیسے ادبائے کے علمی و ادبی سرمایہ سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہو سکیں۔ نیز اس مضمون کی توسط سے بین الصوبائی اور لسّانی ہم آہنگی کو بھی فروغ حاصل ہو۔

یوں تو وطنِ عزیز اور وادیءِ مہران کے کئی نامور ادبائ، محققین اور شخصیات نے سندھی ادب کی نشر و اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا ہے۔ مگر اس ادبی کہکشاں میں جدید سندھی ادب کی ترویج اور ابلاغ کے حوالے سے ایک نام مرزا قلیچ بیگ کا بھی ہے جو اُردُوارکانِ خمسہ کے نمائندہ کے طور پر ایک منفرد شناخت کے حامل ہیں۔ اگرچہ ان کی شخصیت اور ادبی کارناموں کے بارے میں تو اکثر و بیشتر سندھی رسائل اور اخبارات میں تحقیقی مضامین نیز کتب اور مقالات شایع ہوتے رہتے ہیں۔ مگر ان کی ادبی خدمات کو ہر طرح کی عصبیتوں اور منافرتوں سے بالاتر اُردُو زبان میں اس قدر بہتر انداز سے اجاگر نہیں کیا گیا، جتنا کہ مرزا قلیچ بیگ کی شخصیت علمی و ادبی اہمیت کی حامل ہے۔ ہاں البتہ سندھی، انگریزی اور اُردُو ادبی رسائل و کتب میں مرزا قلیچ بیگ کی شخصیت کے چند مخصوص پہلوؤں پر نہایت اختصار سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ لہٰذا یہ ضروری ہے کہ وطنِ عزیز کی مرزا قلیچ بیگ اور ان جیسی دیگر شخصیات کو نسلِ نَو سے تعارف کرایا جائے۔ تاکہ وہ ان کی گراں قد علمی و ادبی خدمات سے مستفیض

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-05

ماخذ تحقیقی مجلہ

ہو سکیں۔اس مضمون کی تیاری میں زیادہ تر اردو زبان میں لکھی گئی سندھی ادبی تواریخ (ثانوی ماخذات) اور ساتھ ہی سندھی ادبی تواریخ (بنیادی ماخذات) کی روشنی میں مرزا قلیچ بیگ کی علمی و ادبی خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے۔

یہ بات آشکار عالم ہے کہ صوبہ سندھ نے نہ صرف اپنی تاریخی، تہذیبی، ثقافتی، علمی اور ادبی شناخت کو قائم رکھا بل کہ اپنی اس قدیم روایت کے تسلسل کو برقرار بھی رکھا۔اکثر و بیشتر علماء، ادبا، محققین اور مؤرخین نے اس بات سے اتفاق کرتے ہوئے سرزمین سندھ کو تاریخی، تہذیبی، ثقافتی، علمی اور ادبی عظمت کی ایک ممتاز آماجگاہ قرار دیا ہے۔عظیم جرمن ماہرِ لسانیات اٹو جیسپرسن کے حوالے سے مظہر یوسف مجموعہ "ادبی تناظر" کے اپنے ایک مضمون 'سندھ۔ثقافتوں کی آماجگاہ' مطبوعہ اکادمی ادبیات اسلام آباد میں لکھتے ہیں:

> 'عظیم جرمن ماہرِ لسانیات اٹو جیسپرسن کہتا ہے کہ "زبان بھی ایک فلسفہ ہے۔ اگر ایسا ہے تو سندھی زبان خود ایک فلسفہ ہے۔ایک ایسے خطے میں جہاں مصر کے اہراموں کی طرح پتھر کی عظیم یادگاریں نہیں وہاں زبان ہی واحد شے ہے جس نے شناخت کو برقرار رکھا ہوا ہے، جب کہ اہراموں کی سرزمین مصر میں قدیم مصری ثقافت کا کوئی نشان باقی نہیں'۔ (۱)

مزید برآں یہی وہ سندھی زبان و ادب ہے جس کے بارے میں اکابرینِ ملّت نے دعویٰ کیا کہ فلسفۂ کائنات کا جو شعور اسی سرزمینِ سندھ سے عطا ہوا، وہ کسی اور ذریعہ سے نہیں ہوا۔یہ حُبِّ وطن کی ایک اعلیٰ مثال ہے۔برِّصغیر کی تمام زبانوں میں سے یہی وہ ایک زبان ہے، جس کے ایک فردِ واحد 'مرزا قلیچ بیگ' نے انگریزی کے نمائندہ ادب کے انتخاب کا ترجمہ کیا۔اس بارے میں برِّعظیم پاک وہند کے جیّد عالمِ دین اور جدوجہدِ آزادی کے بانی اور سرکردہ رہنما شاہ ولی اللہ کے حوالے سے بھی مذکورہ مجموعہ "ادبی تناظر" کے اپنے اسی مضمون میں مظہر یوسف لکھتے ہیں:

> 'یہ سندھی زبان ہی ہے جس میں شاہ ولی اللہ نے دعویٰ کیا کہ اُسے فلسفۂ کائنات کا شعور اسی خطے نے عطا کیا ہے کسی اور ذریعہ نے نہیں۔یہ حُبِّ وطن کی رفیع ترین مثال ہے اور برِّصغیر کی تمام زبانوں میں یہی ایک زبان ہے جس کے ایک فردِ واحد مرزا قلیچ بیگ نے تنِ

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-05

ماخذ تحقیقی مجلہ

تنہا انگریزی ادب کے نمائندہ انتخاب کا ترجمہ کیا۔وہ حیدر آباد میں
دریائے سندھ اور دریا ٹمز کا سنگم وجود میں لے آیا'۔(۲)

جس طرح سر سیّد احمد خان نے جان اسٹیل اور ایڈیسن کے اسپیکٹیٹر اور ٹیٹلر کے مضامین کو "تہذیب الاخلاق" کی صورت میں پیش کیا، اسی طرح مرزا قلیچ بیگ نے بھی عالمی انگریزی ادب اور ان کی فکر سے جدید سندھی ادب میں متعارف کرانے میں اہم کردار ادا کیا۔

یوں تو مرزا قلیچ بیگ سے قبل بھی اکثر و بیشتر محققین اور ناقدین نے سندھی ادب کی مختلف اصناف کے حوالے سے بہر طور کسی نہ کسی حد تک کام کیا ہے۔مگر مرزا قلیچ بیگ نے جن موضوعات پر لسّانی، ادبی، تخلیقی، تحقیقی اور تاریخی لحاظ سے جس قدر علمی و ادبی خدمات سر انجام دی ہیں، وہ شاید ہی کسی اور نے بھی دی ہوں۔اسی بناء پر مرزا قلیچ بیگ کا شمار جدید سندھی ادب کی ترویج کے معمار اوّلیں میں کیا جاتا ہے۔ہاں البتہ مرزا قلیچ بیگ کے بعد ڈاکٹر نبی بخش بلوچ صاحب نے بھی کسی قدر اسی روایت کو برقرار رکھنے کی ایک سعیءِ ناگزیر ضرور کی۔

ادبی تاریخ میں کبھی کبھار ایسی فطین (Genius) شخصیات بھی جنم لیتی ہیں، جنھیں بیک وقت مختلف تخلیقی صلاحیتیں ودیعت ہوتی ہیں۔وہ بیک وقت سخن و ادب میں اپنے کمالات کے ایسے جوہر دکھاتی ہیں کہ قاری یہ فیصلہ ہی نہیں کر پاتا کہ وہ اپنے ممدوح کا شمار بہ حیثیت شاعر کرے یا نثار۔اردو ادب میں مولانا الطاف حسین حالؔی بھی ایک ایسی ہی مثال ہیں۔انھوں نے شاعری میں مدوجزر اسلام جیسی مسدس کا ایک ایسا نادر و نایاب نمونہ پیش کیا، جسے سر سیّد احمد خان جیسی مدبّر شخصیت نے بھی اپنی نجات کا ذریعہ سمجھا۔جب کہ نثر میں مقدمہ شعر و شاعری جیسی شاہکار تحریر کے سحر کے دائرہ میں آج بھی ادبی تنقید محصور ہے۔اس حوالے سے سیّد مظہر جمیل اپنی مرتبہ کتاب 'جدید سندھی ادب میلانات، رجحانات، امکانات' میں مرزا قلیچ بیگ کے بارے میں لکھتے ہیں:

'مرزا قلیچ بیگ بلاشبہ جدید سندھی ادب کے بنیاد گزاروں میں
سرِ فہرست نظر آتے ہیں۔ان کی اکیلی شخصیت، محنت اور کام
نے جدید سندھی ادب کو جتنا ثروت مند بنایا ہے، اتنا ثروت
مند بہت سے ادارے بھی مل کر نہیں کیا کرتے ہیں۔سندھی
کے نثری ادب کا بالخصوص مرزا قلیچ کے بغیر تصوّر ممکن نہیں۔۔
وہ ایک اچھے نثار ہونے کے ساتھ خوش کلام شاعر بھی

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-05

تھے۔۔۔ادبی تاریخ میں کبھی کبھارایسی فطین (Genius) شخصیات بھی ہو گزری ہیں جن میں بیک وقت مختلف تخلیقی صلاحیتیں ودیعت ہوتی ہیں،وہ بیک وقت نثر و نظم میں اپنے کمالات کے ایسے جادو جگاتے ہیں کہ قاری فیصلہ نہیں کرپاتا کہ وہ اپنے ممدوح کا شمار بحیثیت شاعر کرے یا انھیں نثر نگار کی حیثیت سے یاد کیا جائے۔اردو ادب میں مولانا الطاف حسین حالؔی کی مثال ہے کہ انھوں نے شاعری میں مسدسِ مد وجزر اسلام جیسی مسدس کا اعلیٰ نمونہ جسے سر سیّد اپنی نجات کا ذریعہ تصوّر کرتے ہیں اور نثر میں مقدمہ شعروشاعری جیسی نثر کی شاہکار تحریر چھوڑی ہے جس کے سحر کے دائرے میں ادبی تنقید آج بھی محصور چلی آتی ہے'۔(۳)

مرزا قلیچ بیگ نے انتھک محنت کی ایک ایسی اعلیٰ اور نادر نمونہ ہیں، جس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ان کی تصنیفات و تالیفات پر مشتمل کتب بہت بڑی تعداد میں ہونے کی ایک مشہور وجہ یہ بھی ہے کہ ان کے کمرہءِ کتابت میں آٹھ میزوں پر ایک ہی وقت میں آٹھ مختلف النّوع موضوعات پر مبنی کتب انھی کے زیرِ قلم مرتب ہو رہی ہوتی تھیں۔اس بات کی تصدیق سندھی زبان وادب کے معروف ادیب،شاعر، محقق اور دانشور پروفیسر ڈاکٹر دُر محمد پٹھان نے گل حیات انسٹی ٹیوٹ آر یجا ضلع لاڑکانہ میں راقم الحروف سے بالمشافہ ملاقات میں بھی کی:

'مرزا قلیچ بیگ کی انتھک محنت کی ایک چھوٹی سی مثال یہ ہے کہ ان کی تصنیفات و تالیفات پر مشتمل کتب بہت بڑی تعداد میں ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان کے کمرہءِ کتابت میں آٹھ میزوں پر ایک ہی وقت میں آٹھ مختلف النّوع موضوعات پر مبنی کتب ان ہی کے زیرِ قلم لکھی جاتی تھیں'۔(۴)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-05
ماخذ تحقیقی مجلہ

تاہم مرزا قلیچ بیگ کی بیش بہا علمی وادبی خدمات کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ ایک محتاط اندازہ کے مطابق ان کی مطبوعہ کتب کی تعداد ڈیڑھ سو کے قریب ہے اور تقریباً اتنی ہی تعداد ان کی غیر مطبوعہ کتب پر بھی مشتمل ہے۔اس حوالے سے خان بہادر محمد صدیق میمن اپنی کتاب 'سندھ جی ادبی تاریخ' میں لکھتے ہیں:

'ان کی تصانیف نہ صرف سندھی زبان میں ہیں بل کہ انگریزی نثر و نظم میں بھی کئی کتب لکھی ہیں۔ان کی مطبوعہ کتب کی تعداد ڈیڑھ سو سے زائد ہوں گی۔ جب کہ غیر مطبوعہ کی بھی اتنی ہی تعداد ورثا کے پاس موجود ہیں'۔(۵)

مگر اس کے برعکس اوکسفورڈ یونیورسٹی پریس کی مطبوعہ کتاب 'سندھی ادب ایک مختصر تاریخ' مرتبہ عطیہ داؤد میں مرزا قلیچ بیگ کی آٹھ زبانوں پر مشتمل تقریباً ساڑھے چار سو سے زائد مرتبہ کتب، جب کہ انگریزی کتب کے سندھی میں تراجم کی تعداد انہتر کی بتائی گئی ہے۔نیز ان میں بائیس کتب تو صرف فارسی شاعری اور نثر سے متعلق ہیں:

'انگریزی کتابوں کے سندھی میں ترجمے کیے جن کی تعداد انہتر ہے۔مرزا قلیچ بیگ نے آٹھ زبانوں میں چار سو ستاون کتابیں لکھیں۔ان میں بائیس کتابیں صرف فارسی شاعری اور نثر کے بارے میں تھیں۔'(۶)

جب کہ سیّد مظہر جمیل نے اپنی مرتبہ کتاب 'جدید سندھی ادب میلانات، رجحانات، امکانات' میں مرزا قلیچ بیگ کی مرتب کردہ نثری کُتب کی تعداد ڈھائی تین سو نیز شاعری کی آٹھ کتب کے بارے میں بتایا ہے:

'اسی طرح کی شخصیت سندھی ادب میں مرزا قلیچ بیگ کی ہے جنھوں نے جہاں نثر کے دامن کو ڈھائی تین سو کتابوں کے ذخیرے سے پُرمایہ بنادیا ہے۔وہیں سندھی شاعری کو بھی کم از کم آٹھ کتابوں کی سوغات دی ہے جو اردو، سندھی اور فارسی کے اس منتشر کلام کے سوا ہے جو ابھی تک مجتمع نہیں کیا جاسکا'۔(۷)

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-05

ماخذ تحقیقی مجلہ

مرزا قلیچ بیگ کی اتنی بڑی تعداد میں مرتب کردہ کُتب اور علمی وادبی سرمایہ کے پیشِ نظر ضروری ہے کہ ان کی سوانحی کوائف اور علمی وادبی خدمات کو پاکستان کی قومی اور سرکاری زبان اردو کی توسط سے متعارف کرایاجائے۔ تاکہ قومی اور بین الاقوامی سطح پر بھی ان کی علمی وادبی بصیرت سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہواجاسکے۔ مرزا قلیچ بیگ کی علمی وادبی خدمات بیان کرنے سے قبل یہاں ان کے خاندانی اور علمی وادبی پس منظر کے بارے میں جاننا ضروری ہے۔ تاکہ ان کے بارے میں بنیادی معلومات سے آگاہی حاصل کی جاسکے۔ اس حوالے سے خان بہادر محمد صدیق میمن اپنی کتاب 'سندھ جی ادبی تاریخ' میں لکھتے ہیں:

> 'شمس العلماء مرزا قلیچ بیگ کے دادا جارجیا اور گرجستان (ایشیٹک ترکی) کے دارالسطنت طفلس کے آس پاس رہنے والے ایک جاگیر دار عیسائی امیر تھے جو ایران اور گرجستان کی جنگ میں مع اہل وعیال اور اپنے خردسال بیٹے مسٹر سڈنی کے ساتھ جنگی قیدی بناکر ایران لائے گئے۔ جہاں ایران کے ایک جاگیر دار سیّد مرتضی شاہ نے مسٹر سڈنی کو اپنا متبنیٰ بناکر پالا اور انھیں اسلام کی دولت سے سرفراز کرنے کے بعد ان کا نام فردون بیگ رکھا۔ ان دنوں سندھ میں میر کرم علی خاں اور میر مراد علی خاں کی حکومت قائم تھی۔ سندھ کے تاپور حکمراں جب کبھی اپنے ایلچی سرکاری امور کے تحت ایران بھیجتے تو انھی ایلچیوں کے توسط وہاں سے جارجی اور گرجن خوبصورت اور مہذب لڑکے بالے بھی منگوالیا کرتے تھے۔ کیوں کہ یہ ممالک حُسن وخوب صورتی کی وجہ سے مشہور ہوا کرتے تھے۔ قبل ازیں بھی ان تاپور حکمرانوں کے ہاں گرجی لڑکے بالے ہوا کرتے تھے۔۔۔ میر کرم علی خان کے ایک ایلچی نے ایران جاتے ہوئے اصفہان سے سیّد مرتضیٰ شاہ سے مرزا فریدون بیگ کو کم سنی ہی میں لاکر میر کرم علی خان کے دربار میں پیش کردیا۔ انھوں نے اسے اپنا متبنیٰ بنایا اور انھیں ایک نوجوان مرزا خسرو بیگ کی نگہداشت میں

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-05

ماخذ تحقیقی مجلہ

دے دیا۔جب مرزا فریدون بیگ جوانی کو پہنچے تو مرزا خسرو بیگ نے اپنی جواں سال بیٹی کا ان سے بیاہ کروا دیا۔ جن سے انھیں سات بیٹے اور دو بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ان میں سے ان کے تیسرے بیٹے مرزا قلیچ بیگ تھے۔میروں کے اقتدار کا سورج غروب ہوتے ہی مرزا فریدون بیگ ٹنڈو ٹھوڑو جا بسے، جہاں ۴، محرم ۱۲۷۰ھ بمطابق ۱۸۵۳ء میں مرزا قلیچ بیگ کا جنم ہوا۔مرزا قلیچ بیگ نے قرآن شریف، پارسی، عربی اور سندھی تعلیم حاصل کرنے کے بعد حیدرآباد سندھ کے سرکاری ہائی اسکول سے انگریزی تعلیم حاصل کی اور وہاں سے میٹرک کرنے کے بعد بی۔اے کی تعلیم حاصل کرنے ایلفنسٹن کالج بمبئی (ممبئی) چلے گئے، مگر آخری امتحان میں ناکامی کے بعد وہ اپنے وطن واپس لوٹ آئے۔مرزا قلیچ بیگ پہلے مختیارکار کے عہدہ پر تعینات ہوئے پھر ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوئے۔ تیس برس ملازمت کرنے کے بعد ۱۹۱۰ء میں پنشن لے لی۔مرزا قلیچ بیگ کی تین بیویوں میں سے ان کے کل گیارہ فرزند اور تین بیٹیاں تھیں۔مرزا قلیچ بیگ نے پچھتر برس کی عمر میں ۳، جولائی ۱۹۲۹ء میں وفات پائی۔'(۸)

جب کہ اوکسفورڈ یونیورسٹی پریس کی مطبوعہ کتاب 'سندھی ادب ایک مختصر تاریخ' مرتبہ عطیہ داؤد میں مرزا قلیچ بیگ کے ابتدائی سوانحی حالات کے بارے میں لکھا ہے:

'مرزا قلیچ بیگ ۱۸۵۳ء میں حیدرآباد کے قریب ٹنڈو ٹھوڑو کے مقام پر پیدا ہوئے۔ آپ کے آباؤ اجداد جارجیا سے تعلق رکھتے تھے۔مرزا قلیچ بیگ نے ابتدائی تعلیم اینگلو ورنیکیولر اسکول اور پھر بمبئی (موجودہ ممبئی) کے ایلفنسٹن کالج سے حاصل کی۔تحصیل دار کا امتحان پاس کرنے کے بعد سندھ کے محکمہ محصولات میں مختارکار (تحصیل دار، محصولات کے افسر) کی حیثیت سے کام شروع کیا اور ڈپٹی

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-05

کلکٹر کے عہدہ تک پہنچے'۔[۹]

جس طرح ڈپٹی نذیراحمد دہلوی ڈپٹی کلکٹر عہدہ تک پہنچنے کے بعد ملازمت چھوڑ کر حیدرآباد دکن چلے گئے، اسی طرح مرزاقلیچ بیگ نے بھی ڈپٹی کلکٹر کے عہدہ تک پہنچنے کے بعد حیدرآباد سندھ میں تصنیف و تالیف کا سلسلہ جاری رکھا۔

مرزاقلیچ بیگ نے بھی علامہ شبلی نعمانی کی"سوانح مولاناروم"ہی کی طرح اپنے ناول"رستم وسہراب"میں ایک قدیم تاریخی ایرانی قصّہ تحریر کیاہے۔اس بارے میں اوکسفورڈیونیورسٹی پریس کی مطبوعہ کتاب'سندھی ادب ایک مختصر تاریخ'مرتبہ عطیہ داؤد میں مرزاقلیچ بیگ کے حوالے سے لکھاہے:

> اس ناول میں کئی قصّے فردوسی کے شاہنامہ سے بھی لیے گئے ہیں۔اس ناول میں یہ رستم باپ اور بیٹا سہراب کی کہانی ہے جو عرصہ سے بچھڑنے کے بعد ملتے ہیں مگر ایک مقابلہ میں رستم کے ہاتھوں مرتے ہوئے،جب اس کا بیٹااپناتعارف رستم سے کرواتاہے تواسے جوملال ورنج پہنچتاہے۔اس میں یاس وحسرت کے احساسات کی بھرپور ترجمانی کی گئی ہے'۔[۱۰]

جس طرح مولاناالطاف حسین حالیؔ نے جدیداردوشاعری خصوصاجدیداُردوغزل کی ارتقاءمیں اہم کردارادا کیا، اسی طرح مرزاقلیچ بیگ نے بھی نہ ہی قدیم سندھی ادبی روایات سے تہی دامن اختیار کی اور نہ ہی جدیدسندھی ادب کے معاییر سے روگردانی کی،بل کہ عصرِحاضر کے تقاضوں کو بھی ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے جدیدسندھی شاعری کی داغ بیل ڈالی۔اسی بناپراُنھیں عہدِحاضر کے نمائندہ شعرا میں شمار کیاجاتاہے۔اس بارے میں ممتاز سندھی ادیب محمد ابراہیم جویو کتاب'جدیدسندھی ادب میلانات،رجحانات،امکانات'کے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ سیّدمظہر جمیل نے'شاعری کے باب میں مرزاقلیچ بیگ اور کشن چندبیوس سے لے کر عہدِحاضر کے نمایاں شعرا تک کے تذکرے کتاب میں شامل کیے ہیں'۔[۱۱]

مرزاقلیچ بیگ اپنے عہد سے لے کر قیام پاکستان تک ہندواور مسلم قلم کاروں کی ایک ایسی جگمگاتی کہکشاں میں شامل ہیں،جس کی بدولت سندھی ادب سے ایک عالم کو روشناسی ہوئی۔اگر مرزاقلیچ بیگ بھی دیگرعام ادباکی طرح ادب کولذّت آشنائی اوروقتی حالات کے پیشِ نظر صرف مدح سرائی تک ہی محدودرکھتے توجدیدسندھی ادب

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN (O): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-05

ان کی علمی و ادبی بصیرت سے ضرور محروم رہ جاتا۔ اسی کتاب 'جدید سندھی ادب میلانات، رجحانات، امکانات' مرتبہ سیّد مظہر جمیل کے تمہیدی کلمات میں پروفیسر فتح محمد ملک لکھتے ہیں۔ 'مرزا قلیچ کے عہد سے لے کر قیام پاکستان تک ہندو اور مسلم قلم کاروں کی ایک جگمگاتی کہکشاں پھیلی ہوئی ہے جس نے سندھی ادب کے فلک الافلک کو روشن کر رکھا ہے'۔ (۱۲)

مرزا قلیچ بیگ کی علمی و ادبی بصیرت پر صرف مشرقی علماء اور ادباہی کے اثرات نہ تھے، بل کہ ان کی تصنیفات و تالیفات پر مغربی مفکرین اور ادبا کے بھی اثرات رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے انھیں 'سندھ کا شیکسپیئر' بھی مانا جاتا ہے۔ انھی علمی و ادبی خدمات کے اعتراف میں برطانوی حکومت نے انھیں اعلیٰ سرکاری اعزاز 'شمس العلماء' کا خطاب دیا۔ اس حوالے سے اوکسفورڈ یونیورسٹی پریس کی مطبوعہ کتاب 'سندھی ادب ایک مختصر تاریخ' مرتبہ عطیہ داؤد میں لکھا ہے۔ 'مرزا قلیچ بیگ سندھ کے شیکسپیئر' بھی مانے جاتے تھے۔ ۱۹۲۴ء میں آپ کو شمس العلماء کا خطاب بھی ملا'۔ (۱۳)

مرزا قلیچ بیگ کی جدید سندھی ادبی خدمات:

مرزا قلیچ بیگ نے جدید سندھی ادب کے لیے جس قدر ان کی علمی و ادبی خدمات ہیں، وہ شاید ہی سندھ کے کسی اور ادیب کی بھی ہوں۔ جس طرح وہ نثر نویسی میں منفرد مقام رکھتے تھے، اسی طرح وہ ایک روشن دل شاعر بھی تھے۔ مختلف اقسام کے مضامین پر مشتمل انگریزی، پارسی، عربی اور دیگر کئی کتب بھی بہ نفسِ نفیس خود ہی تصنیف و تالیف کیں۔ ان اخلاقی مذہبی، روحانی، تاریخی کئی دیگر عجیب اور نصیحت آموز ناولوں، ڈراموں اور معلوماتِ عامہ پر مبنی کتب کی وجہ سے آج بھی سندھی ادب مالامال ہے۔ اس حوالے سے خان بہادر محمد صدیق میمن اپنی کتاب 'سندھ جی ادبی تاریخ' میں لکھتے ہیں:

> 'سندھ میں مرزا قلیچ بیگ جتنی علمی و قلمی خدمات سرانجام دے چکے ہیں اتنی تاحال سندھ کے کسی دوسرے اہلِ قلم نے نہیں دیں۔ جس قدر وہ جدّت و متنوّع مزاج نثر نویس تھے، اسی قدر روشن دل شاعر۔ مختلف النّوع مضامین کی انگریزی، پارسی، عربی اور دیگر کئی کتب بھی خود ہی تصنیف و تالیف کیں۔ ان کی اخلاقی مذہبی، روحانی، تاریخی کئی عجیب اور نصیحت آموز ناولوں، ڈراموں اور معلوماتِ عامہ پر مبنی کتب کی وجہ سے آج بھی

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-05

ماخذ تحقیقی مجلّہ

سندھی ادب مالامال ہے'۔ (۱۴)

چوں کہ مرزا قلیچ بیگ کی (نثر اور نظم ہر دو اصناف پر مشتمل) تصنیفات و تالیفات بڑی تعداد میں ہیں۔ لہٰذا یہاں ان کی صرف چار نمایاں تحاریر پر مبنی کتب کا قدرِ اختصار سے تعارف پیش کیا جا رہا ہے:

کتاب کا نام	صنف	اشاعت	مختصر تعارف
'۱۔ رستم وسہراب	ناول	۱۸۸۵ء	یہ قدیم ایرانی قصّہ ہے۔ اس ناول میں کئی قصّے فردوسی کے شاہنامہ سے بھی لیے گئے ہیں۔ اس ناول میں یہ رستم باپ اور بیٹے سہراب کی کہانی ہے جو عرصہ سے بچھڑنے کے بعد ملتے ہیں، مگر ایک مقابلہ میں رستم کے ہاتھوں مرتے ہوئے، جب اس کا بیٹا اپنا تعارف رستم سے کرواتا ہے تو اسے جو ملال و رنج پہنچتا ہے۔ اس یاس وحسرت کے احساسات کی بھرپور ترجمانی کی گئی ہے۔
۲۔ دلارام	ناول	۱۸۸۸ء	قلیچ بیگ کا پہلا طبع زاد ناول تھا۔ بقول مصنف اس کی کہانی کہیں سے نہیں لی گئی اور نہ ہی اس میں کسی قسم کے جنّ وپری اور دیو کے کردار ہیں، بل کہ یہ ناول ایک عام روایتی انسانوں کے یہ ناول اتفاقات اور معاشرتی زندگی کا عکاس ہے۔ نیکی بدی کی ٹکر ہے اور آخر میں نصیحت بھی ہے۔ اس میں مولانا محمد حسین کے نیرنگِ خیال "سچ اور جھوٹ کا رزم نامہ" کی طرح کچھ تمثیلی (Allegory) کے اثرات بھی ملتے ہیں۔
۳۔ زینت	ناول	۱۸۹۸ء	قلیچ بیگ کا یہ ناول روشن خیالی کی ایک اہم مثال تھا جس میں وہ ڈپٹی نذیر احمد کے خیالات سے متاثر اور متفق نظر آتے ہیں۔ خاص طور پر عورتوں میں میں تعلیمی شعور پھیلانے میں ان کی کاوشیں ناقابلِ فراموش ہیں۔ زینت سندھی زبان کا پہلا اصلاحی اور انقلابی ناول تھا۔ جس میں شہری زندگی کے خوشحال

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-05
ماخذ تحقیقی مجلہ

			اپر مڈل کلاس کے رہن سہن اور تہذیب کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اس میں عورت کی تعلیم اور شعور کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔
۴۔صحت النساء	ناول	۱۸۹۸ء	یہ ناول قلیچ بیگ نے عورتوں کی صحت کے حوالہ سے شعور اجاگر کرنے کی غرض سے لکھا،جو مسلم معاشرہ میں رائج ریت ورسوم اس کا خاصہ بن گئیں تھیں۔اپنی آپ بیتی میں قلیچ بیگ اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ یہ ناول دراصل انھوں نے اپنی بیوی کے تعاون بلکہ ان کے ساتھ مل کر لکھا ہے'۔(۱۵)

علاوہ ازیں مرزا قلیچ بیگ کی دینی،اخلاقی، تاریخی،نسائی،ناول،علمی،نثری،شعری،تراجم اور دیگر متفرق کتب کی ایک کثیر تعداد ہے۔ان تمام کا یہاں احاطہ ممکن نہیں۔ مختصراًیوں کہنا بے جانہ ہو گا کہ مرزا قلیچ بیگ اردو کے ارکان خمسہ کے بیشتر رنگوں کے حامل ہیں۔ان میں مولاناالطاف حسین حالیؔ جیسی کثیر الجہات نثر و نظم پر کمال مہارت بھی ہے تو وہیں وہ سر سیّداحمد خان کی طرح مصلحِ قوم بھی نظر آتے ہیں۔ان میں شبلی کی سی تاریخ پر گہری نظر بھی ہے تو وہ مولانا محمد حسین آزادؔ کی طرح جدّت و تنوع کے پیکر بھی ہیں۔ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کی طرح نسائی احساسات و جذبات کے بھر پور عکاس بھی ہیں۔الغرض یہ بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ "مرزا قلیچ بیگ: اردو ارکان خمسہ کے نمائندہ"ہیں۔

حوالاجات

۱۔مظہر یوسف،سندھ۔ثقافتوں کی آماجگاہ(مترجم مقبول عامر)مشمولہ ادبی تناظر اکادمی ادبیات اسلام آباد ۱۹۸۵ء ص ۵۴

۲۔ایضاً

۳۔مظہر جمیل،سیّد ، جدید سندھی ادب،اکادمی بازیافت کراچی اشاعت دوم ۲۰۰۷ء ص ۴۳۶

۴۔دُر محمد پٹھان، پروفیسر ڈاکٹر،مرزا قلیچ بیگ:انتھک محنت کی ایک بے نظیر مثال،گل حیات انسٹیٹوٹ آریجا ضلع لاڑکانہ ۲۰۱۴ء

۵۔میمن،خان بہادر محمد صدیق،سندھ جی ادبی تاریخ،انسٹیٹیوٹ آف سندھالاجی جامشورو ۲۰۰۰ء ص ۴۴۹

٦۔عطیہ داؤد،سندھی ادب،ایک مختصر تاریخ،اوکسفورڈ یونیورسٹی پریس کراچی ۲۰۱۹ء ص ۴۱

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN (**O**): 2709-9644
Volume 4, Issue 3, (July to Sep 2023)
https://doi.org/10.47205/makhz.2023(4-III)urdu-05

۷۔ مظہر جمیل، سیّد ، جدید سندھی ادب، اکادمی بازیافت کراچی اشاعت دوم ۲۰۰۷ء ص ۴۳۷

۸۔ میمن، خان بہادر محمد صدیق، سندھ جی ادبی تاریخ، انسٹیٹیوٹ آف سندھالاجی جامشورو ۲۰۰۰ء ص ۴۴۸۔۴۴۷

۹۔ عطیہ داؤد، سندھی ادب، ایک مختصر تاریخ، اوکسفورڈ یونیورسٹی پریس کراچی ۲۰۱۹ء ص ۴۱

۱۰۔ ایضاً

۱۱۔ جویو، محمد ابراہیم (مقدمہ) مشمولہ جدید سندھی ادب، مرتبہ مظہر جمیل، سیّد اکادمی بازیافت کراچی اشاعت دوم ۲۰۰۷ء ص ۱۱۰

۱۲۔ فتح محمد ملک، پروفیسر (تمہید) ایضاً ص ۱۱۶

۱۳۔ عطیہ داؤد، سندھی ادب، ایک مختصر تاریخ، اوکسفورڈ یونیورسٹی پریس کراچی ۲۰۱۹ء ص ۴۱

۱۴۔ میمن، خان بہادر محمد صدیق، سندھ جی ادبی تاریخ، انسٹیٹیوٹ آف سندھالاجی جامشورو ۲۰۰۰ء ص ۴۴۹

۱۵۔ عطیہ داؤد، سندھی ادب، ایک مختصر تاریخ، اوکسفورڈ یونیورسٹی پریس کراچی ۲۰۱۹ء ص ۴۳۔۴۱